اسلام کی بین الاقوامی تبلیغ کے لیے مکاتیبِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استعمال

تحریر: ڈاکٹر عصمت آراء (اسسٹنٹ پروفیسر) شعبہ ابلاغِ عامہ، جامعہ کراچی

Abstract

The system of sending ambassadors was exist in Arab before letter writing tradition for the collecting of information and spying.In addition, the most important informations were sent in the form of puzzles.However Prophet SAW established the tradition of written correspondence and introduced a new use of letter writing for preaching purpose in absence of communication technology, due to which the religion spread throughout the world. Muslims compiled the letters of Holy Prophet SAW with care and cautions just like the ahadiths of Mohammad SAW were compiled. Some letters are still saved in their original form. The writing style and the material, like membrane on which these letters were written, were checked scientifically and it was proved that they were belonged to Mohammad SAW. The qualitative investigation of the letters of Prophet SAW carried out in present article. The study comprises of the compilation of scattered information along with the investigation of topics and writing style of the letters sent for preaching purpose.

خلاصہ

عربوں میں خطوط نویسی سے زیادہ قاصدین کی روانگی کے ذریعے حالات و واقعات سے باخبری بالخصوص دشمن کی سرگرمیوں کی جاسوسی کا نظام قبل از اسلام موجود تھا۔ اہم ترین معلومات کو معمے (Puzzle) کی صورت میں بھی ترسیل کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغِ دین کے لیے مکتوبات کی تحریر کے ذریعے اس صنف کو ایک نئے مصرف سے آشنا کروایا۔ تیکنالوجی کی عدم دستیابی کے اس دور میں تبلیغِ دین کے لئے تحریر کردہ ان مکتوبات کی بدولت اسلام کا پھیلاؤ سرزمین عرب سے باہر بین الاقوامی سطح پر ممکن ہوسکا۔ مسلمانوں نے جہاں احادیث کی جمع وتدوین کا اہتمام کیا وہیں مکتوباتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی کمال درجے احتیاط سے مدوّن کیا ہے۔ کچھ مکاتیب تو اپنی اصل حالت میں بھی دریافت ہوئے

ہیں۔جن کے طرزِ تحریر اور جس چیز پر وہ تحریر کئے گئے تھے مثلاً جھلی وغیرہ کا سائنسی بنیادوں پر تجزیہ کر کے ان کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت کی گئی ہے۔اس مقالے میں تبلیغِ دین کے لئے تحریر و ترسیل کردہ مکتوبات کا کیفیتی (Qualitative) جائزہ لیا گیا ہے۔یہ جائزہ مکتوباتِ نبوی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے متعلق مختلف اہم بکھری ہوئی معلومات کو یکجا کرنے کے ساتھ ان کے موضوعات اور اسلوبِ تحریر کے احاطے پر مشتمل ہے۔

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جدید ٹیکنالوجی کی عدم دستیابی کے اس قدیم دور میں اندرون ملک اور بالخصوص بیرون ملک رابطے کا موثر ذریعہ خطوط ہی تھے۔صلح حدیبیہ کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذرا فراغت ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی دعوت کو جزیرہ عرب سے نکال کر اقوامِ عالم میں وسعت کی غرض سے متعدد خطوط تحریر کروائے۔خطوط نویسی کے ذریعے حالات وواقعات سے باخبری بالخصوص دشمن کی سرگرمیوں کی جاسوسی کے لیے ان کا محدود پیمانے پر استعمال قبل از اسلام بھی عرب میں موجود تھا۔عام طور پر ان سندیسوں کی ترسیل کے لیے قابلِ بھروسہ قاصدین روانہ کیے جاتے تھے جو ان پیغامات کو دور دراز پہنچاتے اگر کوئی پیغام ایسا ہوتا جس کا مخفی رکھنا ضروری ہوتا تو وہ پیغام کو معمے (Puzzle) کی صورت میں ارسال کرتے۔(آلوسی، جلد چہارم، 1967)[1] کتب حدیث وسیر و تاریخ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارسال کردہ ان خطوط کی تعداد ڈھائی سو (۲۵۰) یا تین سو (۳۰۰) کے قریب بتائی جاتی ہے۔ان میں سے ایک سو انتالیس (۱۳۹) مکمل اور اصل متن کے ساتھ میسر ہیں جب کہ بقیہ کے مفہوم کا تذکرہ کیا گیا ہے۔(رضوی، 1978)[2]

تاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاریخ میں سب سے پہلے دعوتِ دین کے لیے مکتوبات کی تحریر کا استعمال کیا۔ان میں تین خطوط اپنی اصلی حالت میں بھی دریافت ہوئے ہیں۔یہ خطوط ۶ ھجری بہ مطابق ۶۲۸ء میں مختلف حکمرانوں کو تبلیغ دین کے مقصد سے ارسال کیے گئے۔خطوط نویسی کے ذریعے دعوت دین کا یہ سلسلہ ۶ ھجری سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واالہ وسلم کی وفات تک جاری رہا۔طبری کے مطابق

''سلمہ سے مروی ہے کہ صلح حدیبیہ اور اپنی وفات کے درمیان میں رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کئی صحابہ کو مملوک عرب اور عجم کے پاس اللہ عز و جل کی طرف دعوت دینے بھیجا۔''(طبری، جلد دوم، حصہ اول، 2003)[3]

بین الاقوامی سطح پر مختلف حکمرانوں کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغی خطوط مختلف قبائل کے سرداروں کو بھی بھجوائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن باہر آئے صحابہ مجمع تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں

تمام عالم کے لیے رحمت مبعوث کیا گیا ہوں۔ تم میری دعوت کو تمام عالم میں پہنچاؤ اور میرے بارے میں اختلاف نہ کرو جیسا کہ حواریوں نے عیسیٰ بن مریم کے متعلق کیا تھا۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انھوں نے کیا اختلاف کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو دعوت دی تھی جو میں نے تم کو دی ہے۔ جو ان کے قریب تھے انھوں نے اس دعوت کو پسند کر کے اسے قبول کر لیا اور جو دور تھے انھوں نے اس دعوت کو ناپسند کر کے مسترد کر دیا۔ عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ عزوجل سے شکایت کی اس کی سزا ان کو یہ ملی کہ اس رات سے ان میں سے ہر شخص صرف وہ زبان بولنے لگا جس کے پاس وہ اشاعتِ دین کے لیے بھیجا گیا تھا۔ اس پر عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اب تو اللہ یہی فیصلہ تمھارے متعلق کر چکا ہے اسی پر عمل کرو۔ (ایضاً) ۴ؔ

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیصرِ روم، شہنشاہِ عجم، عزیز مصر اور روسائے عرب کے نام دعوت اسلام کے خطوط ارسال فرمائے۔ اس مقصد کے لئے مختلف صحابہ کرام کو بھیجا گیا۔ ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

ا۔	حضرت وحیہؓ بن خلیفۃ الکلبی	قیصر روم
۲۔	حضرت عبداللہؓ بن حذافہ سہمی	خسرو پرویز
۳۔	حضرت حاطبؓ بن (ابی) بلتعہ	عزیز مصر
۴۔	حضرت عمروؓ بن امیہ	نجاشی بادشاہ حبش
۵۔	حضرت سلیطؓ بن عمر بن عبد شمس	روسائے یمامہ
۶۔	حضرت شجاعؓ بن وہب الاسدی	رئیس حدود شام حارث غسانی

(نعمانی، جلد اول، 2002) ۵ؔ

مکتوباتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جن لوگوں سے خطاب کیا گیا ہے وہ چار مشہور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد تھے۔ مشرکینِ عرب، عیسائی، یہودی اور زرتشتی (مجوسی)۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مکتوبِ گرامی اہلِ سندھ کی جانب بھی ارسال فرمایا تھا۔ جو نتیجہ خیز ثابت ہوا اور سندھ کے کچھ لوگ مشرف با اسلام ہو کر بارگاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے۔

ہرقل اور مقوقس کے نام جو خطوط لکھے گئے ان میں اپنے اسم گرامی کے ساتھ عبداللہ (خدا کا بندہ) خصوصیت کے ساتھ لکھا گیا جس میں لطیف پیرائے میں یہ سمجھانا مقصود

تھا کہ خدا کا رسول، خدا کا بندہ ہوتا ہے۔

یہ فرامینِ رسالت مندرجہ ذیل اجزائے ترکیبی پر مشتمل ہیں۔

ا۔ شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

۲۔ بحیثیت مرسل رسول ﷺ کا اسمِ گرامی مع ضروری صفات اور کوئی ایسا لفظ جن سے من جانب کا مفہوم ادا ہوتا ہو۔

۳۔ مکتوب الیہ کا نام مع لقب۔

۴۔ امن وسلامتی کا مفہوم ادا کرنے والا فقرہ۔

۵۔ نامہ مبارک کا مضمون مختصر، پرزور اور شستہ الفاظ میں۔

۶۔ آخر میں مہرِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔(رضوی,1987)[6]

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خطوط مختلف بادشاہوں کو بھجوائے ان پر اُس وقت کے دستور کے مطابق اپنی مہر بھی ثبت کی اس مہرِ نبوت کے متعلق صحیح بخاری میں روایت ہے کہ:

"انس بن مالکؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (عجم یا روم کے بادشاہ کو) ایک خط لکھا یا لکھنے کا قصد کیا۔لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا،وہ لوگ (عجم یا روم کے) وہی خط پڑھتے ہیں جس پر مہر لگی ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی،اس پر یہ کھدا تھا محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)،انسؓ نے کہا گویا میں اس انگوٹھی کی سفیدی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں"۔(بخاری، جلد اول،1985)[7]

عرب میں خطوط پر مہر لگانے کے رواج کا آغاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خط کی صفائی اور وضاحت کا بہت خیال رہتا۔احادیث مبارکہ میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"کاغذ کو موڑنے سے پہلے اس کی سیاہی کو ریگ ڈال کر خشک کرلو، یا یہ کہ حرف "س" کے تینوں شوشے برابر دیا کرو اور اس کو بغیر شوشوں کے نہ لکھا کرو، یا یہ کہ لکھتے ہوئے اگر کچھ رکنا پڑے تو کاتب کو چاہیے کہ قلم اپنے کان پر رکھ لے کیوں کہ اس سے لکھوانے والے کی زیادہ آسانی سے یاد دہانی ہو جاتی ہے۔"(حمید اللہ، 1983)[8]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغِ دین کے لیے بطور مبلغ دین بیرون ملک بھیجنے کے لیے سفیروں اور قاصدوں کا انتخاب بھی حکمت وتدبر سے کیا کیوں کہ کہا جاتا ہے کہ ہر سفیر اور قاصد کو دیکھ کر لوگ بادشاہ کے کردار اور اس کی عقلمندی کے بارے میں رائے قائم کرتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصر کے شاہ مقوقس کے دربار میں حاطب بن ابی بلتعہ کو بھیجا تھا جن کی ذہانت کی تعریف خود شاہِ مقوقس نے کی اور کہا کہ

"معلوم ہوتا ہے تمہارا بھیجنے والا بہت ذہین اور سمجھ دار ہے"(یونس،1996)[9]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان مبلغین کے متعلق یہ بھی صراحت ہے کہ ہر ایک شخص اس قوم کی زبان بولنے لگ گیا جس طرف وہ مامور ہوا تھا۔جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندگان خدا کے متعلق اللہ کی طرف سے جو فرائض ان پر عائد ہیں ان میں تبلیغ کا یہ کام سب سے اہم فریضہ

ہے"(آرنلڈ،1972ء)[10]

ایک اور حدیثِ قدسی ہے کہ "روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو "سابق الحبشہ' اور حضرت صہیبؓ کو "سابق الروم" فرمایا، اور حضرت سلمانؓ کو جو پہلے ایرانی نومسلم ہیں اور سنہ ا ھجری میں اسلام کے حلقہ بگوش ہوئے تھے 'سابق الفرس ' کا لقب دیا" (ایضاً)[11]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان مکتوبات کے تین مجموعے کتابی صورت میں دستیاب ہیں ان میں مندرجہ ذیل کتب شامل ہیں۔

۱۔ مکتوبات نبوی ﷺ، از، مولانا سید محبوب رضوی

۲۔ بلاغ المبین، از، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی

۳۔ سیاسی وثیقہ جات از عہد نبوی ﷺ تا خلفائے راشدین، از، ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی

ان کتب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف اقسام کے دستاویزات شامل ہیں جن کو مندرجہ ذیل بنیادی زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ مکاتیب ۲۔ بین الاقوامی سیاسی معاہدات

۳۔ تشریحی فرامین ۴۔ آبادکاری کے احکام شامل ہیں

متذکرہ بالا کتب میں سے ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی کتاب ان کے پی ایچ ڈی کی تکمیل کے لیے لکھے گئے مقالے پر مشتمل ہے۔ ساتھ ہی یہ کتاب اول الذکر دونوں کتابوں کے بعد سند و احتیاط کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھ کہ جمع و مدون کی گئی ہے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکتوبات کے جائزے کے لئے اس ہی کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی میں جتنے مکتوبات تحریر کروائے ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی نے اپنی کتاب میں ان تمام کو شامل کیا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ خطوط مختلف اقسام کے تھے۔ ان خطوط کے متن کی نوعیت اور مقصد کے لحاظ سے انہیں مندرجہ ذیل بنیادی زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ تبلیغی خطوط ۲۔ معاہدات

۳۔ امان نامے ۴۔ فرامین برائے احکامات

۵۔ فرامین برائے عطائے جاگیر وغیرہ ۶۔ تعزیت نامہ

ان تمام خطوط میں سے یہاں صرف تبلیغ دین کی غرض سے بھیجے جانے والے خطوط کے متن کا جائزہ تحریر کیا جارہا

ہے۔ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اپنی کتاب سیاسی وثیقہ جات از عہد نبوی ﷺ تا خلفائے راشدین میں رسول اکرم ﷺ کے تحریر کردہ جن خطوط کا احوال شامل کیا ہے ان میں دعوت دین کی تبلیغ کی غرض سے لکھے گئے خطوط کی تعداد بائیس ہے تاہم مولانا سید محبوب رضوی نے شاہ حبشہ نجاشی کو لکھے گئے تین علاحدہ خطوط کا تذکرہ کیا ہے جن میں سے دو خطوط تبلیغ دین کی غرض سے لکھے گئے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی نے بعض ایک جیسے خطوط کے دو یا تین متن تحریر کئے ہیں۔لیکن دو یا تین متن ہونے کے باوجود یہ ایک ہی موقع پر لکھے گئے خطوط ہیں جو غالباً مختلف ماخذات سے حاصل ہونے کے سبب ایک جگہ جمع کئے گئے ہیں کیوں کہ ان کے متون میں معمولی نوعیت کا فرق موجود ہے۔البتہ خط کا مقصدِ تحریر ایک ہی ہے۔اس لیے بائیس تبلیغی خطوط کی کل تعداد میں انھیں ایک ہی شمار کیا جائے گا۔مثال کے طور پر نجاشی بادشاہ حبش کے نام ایک ہی نوعیت کے تین خطوط ساتھ ساتھ تحریر کئے گئے ہیں (حیدر آبادی،1960، خط نمبر 21&22)[۱۲] اسی طرح ھرقل بادشاہ روم کو تحریر کئے گئے خط کے دو متون ساتھ ساتھ تحریر کئے گئے ہیں (ایضاً خط نمبر 26&27)[۱۳]

ان تبلیغی خطوط کو ان کے مخاطب کے لحاظ سے مزید تین زمروں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ بادشاہوں کو لکھے گئے تبلیغی خطوط

۲۔ قبائل کے سرداروں کو لکھے گئے تبلیغی خطوط

۳۔ متفرق لوگوں کو لکھے گئے تبلیغی خطوط

۱۔ بادشاہوں کو لکھے گئے تبلیغی خطوط:۔

وسعتِ دین کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف بادشاہوں کے نام خطوط بھجوائے ان خطوط کے متعلق یہ صراحت موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خطوط جن سفارت کاروں کے ذریعے بھجوائے ان کا انتخاب کرتے ہوئے یہ اصول مدنظر رکھا کہ وہ اس ملک کی زبان سے آشنا ہوں دوسرے وہاں کے سیاسی و معاشرتی حالات سے آگاہ ہوں۔ان کے انتخاب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکمت خصوصیت سے کارفرما تھی۔(یونس،1996)[۱۴]

بیرون ملک کے بادشاہوں کو لکھے جانے والے خطوط کا ایک مقصد اسلام کو ایک عالمگیر مذہب کے طور پر دی جانے والی سعی باور کروایا جاتا ہے اور ان خطوط کے بارے میں عام تاثر یہ رہا کہ یہ خطوط ہجرتِ مدینہ اور صلح حدیبیہ کے بعد حاصل ہونے والے امن کے بعد تحریر کئے گئے تاہم یہ تاثر غلط ہے کیوں کہ شاہ حبش نجاشی کو ابتدائے زمانہ اسلام ہی میں خط کے ذریعے دعوت دین دی گئی۔بادشاہوں میں

۱۔	شاہ حبش نجاشی	۲۔	بادشاہ روم ھرقل
۳۔	شاہ فارس مقوقس	۴۔	بادشاہ سماوہ نفاۂ ابن فردہ الدئلی
۵۔	حاکم بحرین	۶۔	شاہان یمن

وغیرہ کو تحریر کئے گئے متذکرہ خطوط میں سے بادشاہ سماوہ نفاۂ ابن فردہ الدئلی (حیدر آبادی، ۱۹۶۰، خط نمبر ۵۵) ۱۵ کو لکھے گئے خط کا تذکرہ ضرور موجود ہے تاہم اس کا متن میسر نہیں ہے۔

۲۔ قبائل کے سرداروں کو لکھے گئے تبلیغی خطوط:

عرب چوں کہ قبائلی زندگی گزارتے تھے اور قبائلی یک جہتی اور غیرت کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اگر قبیلے کا سردار کسی بات پر آمادہ ہو جائے تو بقیہ قبائلی افراد کا اس کی حمایت کرنا یقینی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عربوں کے اس قبائلی مزاج کو سمجھتے ہوئے مختلف قبائل کے سربراہان کو تبلیغی خطوط لکھے ان میں رؤسائے قبیلہ وائل وغیرہ اہم ہیں۔

مختلف قبائل اور ان کے سرداروں اور رؤسا کے نام لکھے گئے خطوط میں بنی حارثہ، بنی عذرہ، بنی زہیر شامل ہیں تاہم مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی نے اپنی کتاب بلاغ المبین میں ان قبائل اور سرداران قبائل کی بھی ایک فہرست مرتب کی ہے جن کے وفود نے فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر اپنے قبیلے کی جانب سے قبولیتِ اسلام کا اظہار واعلان کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مختلف اصول اسلام، ان کی املاک وغیرہ کے ان کی تحویل میں رہنے کے متعلق خطوط/فرامین تحریر کروا کے دیئے۔ ان تمام کی کل تعداد بیالیس (42) ہے۔ جن میں معدی کرب بن ابرہہ، خالد بن ضماد ازدی، بنی زیاد بن جارث، بنی معاویہ بن جرول وغیرہ شامل ہیں۔ (سیوہاروی، 1977) ۱۶

۳۔ متفرق لوگوں کو لکھے گئے تبلیغی خطوط:۔

یہ خطوط تبلیغی مقصد کے تحت تحریر کئے گئے تاہم کسی ایک فرد یا غیر عرب افراد یا قبائل وغیرہ کو لکھے گئے ان میں

۱۔ اہل یہود خیبر کو تبلیغی خط

۲۔ اسقف الروم (عیسائی پادری ضغاطر) (حیدر آبادی، 1960 خط نمبر ۶۹) ۱۷ کو لکھا گیا خط شامل ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے خطوط کا اسلوب تحریر:

رسول ﷺ بات کو گھما پھرا کر کہنا ناپسند کرتے تھے اس لئے یہ خطوط صنائع وبدائع سے پاک تھے ان میں دعوت دین کے لیے بہت لمبی چوڑی تمہید باندھ کر نفس مضمون کا آغاز نہیں کیا گیا بلکہ ابتداء ہی دعوت دین سے کی گئی ہے۔ ان

مکتوبات کے پیرائے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا سید محبوب رضوی لکھتے ہیں کہ "رحمۃ للعالمین ﷺ کے خطوط میں طوالتِ بیان، عبارت آرائی، تکلف و تصنع اور لفظ و بیان کی نمائش کے بجائے سادگی، حقیقت پسندی، بے تکلفی اور اختصار کا، طرز نمایاں ہے۔"(رضوی,1987)۱۸

اسلامک انسائیکلوپیڈیا کے مطابق ''انھوں نے یہ خطوط بہت سادہ الفاظ اور انداز میں تحریر کئے (رسول اللہ ﷺ) انھیں حیران کن حد تک تحمل اور اچھے انداز میں آگاہ کیا کہ وہ اپنی حکومتیں اپنے پاس رکھ سکتے ہیں وہ نہ تو ان کی حکومتوں میں کوئی دلچسپی رکھتے ہیں اور نہ ہی ان کے کوئی سیاسی مقاصد ہیں۔''(اسلامک انسائیکلوپیڈیا)۱۹

اختصار اور سادگی بیان کی عکاسی ھرمزان عاملِ کسریٰ کو لکھے گئے اس مکتوب سے بہ خوبی ہوتی ہے جس میں انتہائی کم الفاظ میں سب کچھ کہہ دیا گیا

''از طرف محمد (ﷺ) رسول اللہ بنام ھرمزان

میں تمھارے سامنے اسلام کی دعوت پیش کرتا ہوں جس کے قبول کرنے سے تم سلامت رہ سکتے ہوں۔''(حیدر آبادی، 1960، خط نمبر 54)۲۰

اسی طرح ھلال حاکمِ بحرین کو ارسال کردہ مکتوب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سادہ انداز میں دعوتِ دین پیش کرنے کے علاوہ اس دعوت کو قبول کرنے کا فائدہ یوں سمجھایا

''سلامت باشید! میں تمھارے سامنے خدائے وحدہ لاشریک کی حمد بیان کرتا ہوں اور تمہیں اس پر ایمان لانے واس کی اطاعت اور جماعت میں داخل ہونے کی دعوت پیش کرتا ہوں جس میں تمہاری بھلائی ہے۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ''(ایضاً، خط نمبر 67)۲۱

تبلیغ دین کی غرض سے لکھے جانے والے ان خطوط کا اسلوب تحریر دوٹوک ہے۔ ان میں کسی لگی لپٹی گفتگو کے بغیر بے باکانہ انداز میں دعوتِ اسلام پیش کی گئی۔ مثلاً ھرقل بادشاہ روم کو ارسال کردہ خط میں رسول اللہ ﷺ نے بسم اللہ سے آغاز اور ھرقل کو مخاطب کرنے کے بعد بغیر کسی تمہید کے تحریر کروایا کہ:

"میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں اگر تم اسلام قبول کرلو تو تم سے کوئی تعرض نہ ہوگا اور عند اللہ بھی دوگنا اجر ہے انکار کی صورت میں تم پر دو چند بار بھی ہے اپنے اور رعیت کے انکار کا"(ایضاً، خط نمبر 26)۲۲

آپ ﷺ نے جو خطوط اہلِ کتاب کو ارسال کئے ان میں دعوتِ دین کی غرض سے اسلام اور ان کے مذہب میں موجود مماثلتوں کا تذکرہ بھی کیا مثلاً مقوقس عزیزِ مصر کو ارسال کردہ خط میں اسلام قبول کرنے کی دعوت کے بعد آپ ﷺ

نے قرآن کی یہ آیت تحریر کی

"اے اہل کتاب آؤ، اس کلمہ کی جانب جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہ کریں اور نہ کسی کو اس کا شریک مقرر کریں اور نہ آپس میں ہم ایک دوسرے کو اللہ کے سوا رب تسلیم کریں۔اور اگر تم کو یہ منظور نہیں تو اے محمد (ﷺ) ان سے آپ کہہ دیجئے کہ ہم تو خدا کے ہی ماننے والے ہیں (سیوہاروی، 1977) ۲۳

اہل کتاب کو لکھے گئے خطوط میں قرآن سے استناد پیش کرنے کے علاوہ آپ ﷺ نے انہیں ان کی کتب مقدسہ کا حوالہ بھی دیا۔ یہودِ خیبر کو ارسال کردہ دعوتی خط میں آپ ﷺ نے لکھا کہ

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

من جانب محمد ﷺ رسول اللہ کہ دوست ہیں موسیٰ کے اور مصدق ہیں ان پر نازل شدہ کتاب (تورات) کے غور سے سنیئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں یہ امر واضح فرمایا اور ابھی تک تورات میں موجود ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں (۲۹:۴۸ مکمل آیت) (قرآنی آیت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا) اور میں قسم دیتا ہوں تمہیں اے یہود! اللہ کی ذات بے ہمتا کی اور قسم دیتا ہوں تمہیں ان احکام خداوندی کی جو تمھیں وحئ الہیٰ کے ذریعے حاصل ہوئے اور قسم دیتا ہوں تمہیں اس خدائے یکتا کی جس نے تمہیں من وسلویٰ سے لذت اندوز فرمایا۔۔۔تم مجھے بتاؤ کہ جو کچھ تمہارے لئے وحی کی صورت میں نازل ہوا اس میں یہ حکم موجود نہیں کہ "جب محمد ﷺ کا ظہور ہو اس پر ایمان لانا؟" (حیدرآبادی، خط نمبر ۱۵، 1960) ۲۴

نجران کے عیسائی پادریوں کو تحریر کردہ خط میں آپ ﷺ نے انہیں واضح طور پر لکھا کہ:

"من جانب محمد (ﷺ) بنام پادریان نجران

بنام خدائے ابراہیم علیہ السلام و اسحاق علیہ السلام و یعقوب علیہ السلام

بعد ازیں آنکہ

میں تمہیں انسان کی عبادت کرنے کی بجائے اللہ کی عبادت اور خود کو انسان کی تولیت میں سپرد کرنے کی بجائے اللہ کی ولایت پر اعتماد کرنے کی دعوت دیتا ہوں اس سے انکار

پر جزیہ ادا کرنے اور جزیہ سے انحراف پر لڑائی کے لیے تیار رہو۔

والسلام'' (ایضاً، خط نمبر 93) ۲۵

ان تبلیغی خطوط میں رسول اللہ ﷺ مخاطب کو دعوت اسلام قبول کرنے پر ملنے والے فوائد کا بھی تذکرہ فرماتے اور اپنے اس یقین کی بھی یقین دہانی کرواتے کہ ایک دن اسلام کی روشنی سے عرب وعجم منور ہو جائیں گے یمامہ کے رئیس ھوذہ بن علی کو ارسال کردہ خط میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوٹوک الفاظ میں بیان فرمایا کہ

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

از طرف محمد رسول اللہ بنام ھوذہ بن علی!

سلام علی من اتبع الہدیٰ! میری حکومت وہاں تک پہنچ کر رہے گی جہاں تک سواری کے اونٹ اور گھوڑے پہنچ سکتے ہیں اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو تمہارا مال ومتاع اور ریاست سب کچھ تمہارا ہے"

علامت ختم

(ایضاً، خط نمبر 68) ۲۶

رئیس عمان جلندی کے بیٹوں جیفر اور عبد کو بھیجے گئے مکتوب میں اپنی بعثت کی غرض وغائیت بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھا کہ

''میں اسلام کی دعوت پیش کرتا ہوں اگر تم دونوں بھائی مسلمان ہو جاؤ تو تم سے کسی قسم کا تعرض نہ ہوگا۔

میں اللہ کی طرف سے بنی آدم کو ان کے برے انجام سے ڈرانے کے لیے بحیثیت رسول مامور ہوا ہوں میری رسالت کے منکرین پر اتمامِ حجت ہو جائے گا۔۔۔۔

محرر اُبی بن کعب'' (ایضاً، خط نمبر 76) ۲۷

ہر قسم کی ٹیکنالوجی سے مبرّا عہدِ نبوی صلہ اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ دعوتی مکاتیب ہی تیز ترین اور مؤثر ذریعۂ ابلاغ ثابت ہوئے۔ جن کی بدولت جزیرہ نما عرب کے طول وعرض اور اس کے باہر بین الاقوامی سطح پر اسلام کی دعوت متعارف ہونے کے ساتھ ساتھ کامیابی سے ہم کنار بھی ہوئی۔ ان مختصر لیکن پُر اثر خطوط کے مشتملات نے اپنے مخاطبین کو اسلام کی دعوت ومقصد کو سمجھنے کا ایک موقع فراہم کیا۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر مخاطبین نے اس دعوت کی حقانیت کا اعتراف کرتے ہوئے اس کو قبول کیا۔ تاہم صرف چند ایک افراد نے غرور اور دنیاوی مفادات کے تحت اس کو قبول کرنے سے انکار کیا۔ لیکن وہ بھی اس دین کے من جانبِ اللہ ہونے اور اس کی صداقت کے انکاری نہیں تھے۔ ان خطوط کی تحریر وترسیل کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ تاریخ میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اعجاز اور اولیت حاصل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان

مکاتیب کوبطور ذریعۂ ابلاغ استعمال کرتے ہوئے دعوتِ دین دی۔

☆☆☆

حوالہ جات(References)

١ آلوسی،محمود شکری،(١٩٦٧ء)،ترجمہ ڈاکٹر پیر محمد حسن،بلوغ الارب،جلد دوئم،مرکزی اردو بورڈ،٣٦جی،گلبرگ،لاہو،ص ٥٣٧

٢ رضوی،مولانا سیّد محبوب،(مئی ١٩٧٨)،مکتوباتِ نبوی ﷺ،ادارہ اسلامیات،لاہور،ص ٢٥٢

٣ طبری،علامہ ابی جعفر محمد بن جریر،(٢٠٠٣)،تاریخِ طبری،جلد دوم،حصہ اول،دارالاشاعت،،کراچی،ص ٢٩٩

٤ ایضاً،ص ٣٠٠

٥ نعمانیؒ،علامہ شبلی،(٢٠٠٢ء)،سیرۃ النبیؐ،جلد اول،دارالحدیث بیرون بوھڑ گیٹ ملتان،ص ٢٦٣

٦ رضوی،محولہ بالا،ص ص ٣٥ تا ٣٧

٧ بخاریؒ،ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل،(١٩٨٥ء)،علامہ وحیدالزماں،صحیح بخاری،مکتبہ رحمانیہ لاہور،جلد اول،ص ص ١٣٥ تا ١٣٦

٨ حمیداللہ،ڈاکٹر محمد،(جنوری ١٩٨٣)،عہد نبوی ؐ کا نظامِ تعلیم،نقوش رسولؐ نمبر جلد چہارم،ادارہ فروغِ اردو،لاہور،ص ١٢٣

٩ یونس،ڈاکٹر حافظ محمد،(١٩٩٢)،رسول اللہ ﷺ کا سفارتی نظام،دارالفرقان،سیٹلائیٹ ٹاؤن،راولپنڈی،ص ٤٨

١٠ آرنلڈ،پروفیسر،ٹی ڈبلیو،مترجم:،ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ،(١٩٧٢)،دعوتِ اسلام،محکمہ اوقاف پنجاب،لاہور،ص ص ٣٤ تا ٣٥

١١ ایضاً،ص ٣٤

١٢ حیدرآبادی،محمد حمیداللہ،،مترجم امام خاں نوشہروی،سیاسی وثیقہ جات،،مجلسِ ترقی ادب،،کلب روڈ،لاہور،ص ص ٤٦ تا ٤٩

١٣ ایضاً،ص ص ٥١ تا ٥٢

١٤ یونس،محولہ بالا،ص ٤٢٦

١٥ حیدرآبادی،محمد حمیداللہ،(١٩٦٠)،محولہ بالا،ص ٧٥

١٦ سیوھاروی،مولانا حفظ الرحمٰن،(١٩٧٧)،ترجمہ سعید احمد اکبرآبادی،بلاغ مبین،امجد اکیڈمی،لاہور،ص ص ٢٦٣ تا ٢٦٤

١٧ حیدرآبادی،ڈاکٹر حمیداللہ،(١٩٦٠)،محولہ بالا،ص ٥٣

١٨ رضوی،محولہ بالا،ص ص ٣٥ تا ٧٥

19. Retrived from,http://islamicencyclopedia.org/public/index/topicDetail/id/585, date of access Dec27,2014

٢٠ حیدرآبادی،ڈاکٹر حمیداللہ،(١٩٦٠)،محولہ بالا،ص ٧٥

٢١ ایضاً،ص ٨٢

٢٢ ایضاً،ص ٥١

٢٣ سیوھاروی،محولہ بالا،ص ١٥٠

٢٤ حیدرآبادی،ڈاکٹر حمیداللہ،(١٩٦٠)،محولہ بالا،ص ص ٣٩ تا ٤٠

٢٥ ایضاً،ص ٩٦

٢٦ ایضاً،ص ص ٨٢ تا ٨٣

٢٧ ایضاً،ص ص ٨٧ تا ٨٨

☆☆☆